{ انتقاد کے لئے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے }

انتقاد

مجلّہ **الاحیاء** (عربی اور انگریزی)۔ شمارہ اوّل صفحات ۱۱۶ - دوم صفحات ۸۶ -
قیمت فی عدد تین روپیہ -
شائع کردہ: الاحیاء - ۱۱ - ڈنگا سنگھ بلڈنگ ، شاہراہِ قائد اعظم - لاہور -

---

اسلام اپنے متبعین کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات (حبل اللہ) مضبوطی سے تھامنے اور متحد ہو کر اسلامی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی دعوت دیتا ہے ۔ وہ مومنوں کو آپس میں بھائی بھائی بناتا ہے ۔ انھیں باطل کے سامنے بنیان مرصوص بن جانے کی تعلیم دیتا ہے ۔ وہ توحید مان لینے والوں کو ایک جماعت اور توحید کے منکرین کو خواہ وہ اپنا کوئی نام رکھ لیں ۔ اور کسی بھی لباس میں کیوں نہ ہوں اپنا حریف اور کافر قرار دیتا ہے ، اسلام مومنوں کو ایک بلند ترین مقصد عطا کر کے انھیں اس عظیم مقصد تک پہنچنے کا لافانی جذبہ عطا کرتا ہے ، ساتھ ہی اس مقصد تک پہنچنے کے لئے بنیادی ذرائع اور وسائل کی نشاندھی کرنے کے بعد مختلف زمانوں کے حالات و مقتضیات کے مطابق مناسب اقدام کرتے رہنے کی ترغیب دلاتا ہے ۔

مسلمانوں میں جب تک مقصدیت کو اوّلیت حاصل رہی ، بنیادی اصولوں پر زور دیا جاتا رہا ، مال و دولت اور مختلف شخصیتوں کو الٰہ اور ارباب من دون اللہ نہیں بنایا گیا وہ جسدِ واحد کی طرح متحد و مستحکم رہے اور نہایت تیزی سے باطل کو زیر کرتے رہے ۔ آج بھی اگر اسلام کی اس عظیم قوت کو مسلمانوں میں عام کر دیا جائے تو وہ پھر حق کا علم دنیا پر لہرا دیں گے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان آج بھی یہی ہے : لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا " (۴ - ۱۴۰) اللہ نے مومنوں کو زیر کرنے کے لئے کافروں کو کوئی حربہ مہیا نہیں کیا ہے ۔ قرآن مجید کا یہ اعلان کوئی منسوخ نہیں کر سکتا : " و للہ العزۃ ولرسولہ

وللمومنین ـ (۶۳ ـ ۸) عزت و غلبہ اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسولؐ کے لئے اور مومنین کے لئے، لیکن یاد رکھئے ایک شرط ہے: "انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" (۳ ـ ۱۳۹) سب پہ غالب، سب سے بلند تم ہی رہو گے بشرطیکہ تم مؤمن ہو۔

مسلمانوں میں وحدت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ سب ایک علاقہ میں مجتمع ہو جائیں یا انھیں اپنے مختلف مفادات سے لگاؤ اور محبت نہ رہے، ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ان کی تمام محبتوں پر اللہ کی محبت غالب ہو اور جہاں مختلف مفادات ٹکرائیں اصولوں کی محبت کو ترجیح دی جائے۔ وہ تمام تعصبات جن کا تعلق وطن، قوم، زبان، قبیلہ، رنگ، نسل، فرقہ، پیشہ وغیرہ سے ہو انھیں کہیں بھی اسلامی وحدت و سالمیت پر ترجیح نہ دی جائے، کیونکہ اللہ کے فرمان کو دوسری محبتوں پر قربان کر دینا شرک ہے۔ جو ناقابلِ معافی جرم بن جاتا ہے۔

مذکورۃ الصدر تفاصیل کے مطابق اسلامی معاشرہ دو خصوصیتوں کا حامل ہو جاتا ہے: اولاً وہ جہاں ہوتا ہے مقامی طور پر مجتمع اور جسدِ واحد بن جاتا ہے دوسرے دنیا میں جہاں جہاں اسلامی برادری ہے اس کا ہر مجموعہ آپس میں ایک دوسرے کو اپنا جزء اور خود کو اپنے پورے بدن کا ایک عضو قرار دیتا ہے، اب جس درجہ اسلامی معاشرہ کو اصولوں سے محبت ہو گی اسی شدت سے اس میں وحدتِ عالمِ اسلامی کی فکر بیدار ہو گی، اسی طرح جس قوت سے ایک مسلم فرد میں اسلامی تعلیمات نشو و نما پاتی ہیں اسی شدت سے اس میں عالمِ اسلامی کے اتحاد کے جذبات بیتاب ہونے لگتے ہیں۔ علامہ جمال الدین افغانیؒ اور علامہ محمد اقبالؒ ہماری اس تحریر پہ گواہ ہیں۔

مملکتِ پاکستان بھی اسلامی برادری کا ایک عضو ہے اس کے آئینہ میں بھی بہت سے جوہر بے تاب ہیں۔ یہ بے تاب ذرّے دوسری اسلامی برادریوں کے بے تاب ذرّوں سے ملنے کے لئے مچل رہے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ان بے تاب ذرّوں کو ایک دوسرے سے ملایا جائے اور ان تمام مزاحم طاقتوں کو بیچ سے نکال دیا جائے جن کے مفادات کو ان ذرّوں کے باہم ملنے سے خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔

محترم جناب چوہدری نذیر احمد خان صاحب نے مجلسِ الاحباء کی بِنا ڈال کر اپنے اسی جذبہ کی تسکین کا سامان فراہم کیا ہے، عالمِ اسلامی میں اتحاد کی فکر کو عام کرنے کے لئے اس مجلس نے ایک سہ ماہی رسالہ "الاحباء" کے نام سے جاری کیا ہے۔ اس مجلّہ کے پہلے دو شمارے ہمارے زیرِ تبصرہ ہیں۔

پہلے شمارے کے انگریزی مقالات نگاروں میں جناب ایس اے رحمٰن، چوہدری محمد علی، ائیر مارشل محمد اصغر خان، چوہدری نذیر احمد، ڈاکٹر عبدالسلام خورشید، منظر بشیر، چوہدری کرم الٰہی بدر صاحبان شامل ہیں ــــ عربی حصہ میں مفتیِ فلسطین جناب سید امین الحسینی اور امیر جماعتِ اسلامی جناب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے مقالات ہیں۔

دوسرے شمارہ میں انگریزی لکھنے والے جناب ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ، انعام اللہ خان، جمیل الدین احمد، عبدالحمید، میاں بشیر احمد، عباداللہ فاروقی، سید واجد رضوی صاحبان ہیں ــ عربی مقالات میں سے ایک ڈاکٹر رفیع الدین کا اور دوسرا مولانا مودودی کا ہے۔

تمام مقالات وحدتِ عالمِ اسلامی کے مختلف گوشوں میں سے کسی گوشہ پر روشنی ڈال رہے ہیں اور ہر مقالہ نگار وحدتِ اسلامی کے لئے ایک بے تاب و دردمند دل رکھتا ہے بعض مقالات میں اسلامی وحدت کے لئے اصول و قوانین پیش کئے گئے ہیں اور بعض میں اتحادِ عالمِ اسلامی کے لئے نہایت قیمتی اور قابلِ عمل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ دونوں شماروں میں بعض مضامین نہایت فکر انگیز ہیں اور اپنی اہمیت کے اعتبار سے اس قابل ہیں کہ پاکستانی عوام کے لئے انھیں اُردو اور بنگالی میں منتقل کر کے زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔ کیا اچھا ہو کہ ہمارے ملک کے روزنامے اس قسم کے مقالات کے تراجم اور خلاصے آسان زبان میں پیش کر کے ملک کی رائے عامہ کو اتحادِ عالمِ اسلامی کے لئے تیار کرنے لگیں۔

مجلس الاحیاء کے لئے کرنے کے ضروری کام یہ ہیں کہ اوّلاً وہ اسلامی مملکتوں میں وحدتِ عالمِ اسلامی کی فکر سے سرشار علماء و مفکرّین سے ربط پیدا کرے، اس مقصد کے لئے اسلامی ممالک میں سیاحی کے جذبہ کو فروغ دے تاکہ علماء و مفکرّین، تجّار و صنعت کار باہمی ملاقاتوں کے ذریعہ اپنے افکار و مصنوعات کا تبادلہ کر کے ایک دوسرے کو تقویت پہنچا سکیں۔ ثانیاً ہر اسلامی مملکت میں الاحیاء کی ایک شاخ کھولے جو مقامی طور پر اپنے عوام میں وحدتِ اسلامی کے لئے فضا ہموار کرے اور تحریک کو پروان چڑھائے۔

"الاحیاء" نے عربی زبان کو اظہارِ خیال کا ایک ذریعہ بنا کر اتحادِ عالمِ اسلامی کے ایک اہم ستون کو مضبوط کیا ہے، جیسا کہ ہم نے شروع میں لکھا اتحادِ عالمِ اسلامی کے لئے مسلم عوام کا اسلامی تعلیمات سے سب سے زیادہ محبت کرنا، پہلا قدم ہے، اسلامی تعلیمات کا اساسی مجموعہ قرآن مجید ہے اور قرآن مجید عربی زبان میں ہے جس کا سمجھ کر پڑھنا ہر مسلمان کا انفرادی فریضہ ہے، جس میں غور و تدبر مسلمانوں پر واجب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ طیبہ معلوم کرنے کے لئے بھی عربی زبان ناگزیر ہے۔ آج بھی بیشتر اسلامی ممالک میں عربی زبان سرکاری زبان ہے اور جہاں سرکاری نہیں وہاں اسلامی علمی حلقوں میں یہ پوری طرح سمجھی جاتی ہے، لہٰذا بین الاسلامی پیمانہ پہ عربی زبان کو اختیار کرلینا نہایت دُور رس نتائج کا حامل رہے گا۔ مجموعی طور پر "الاحیاء" کا اجراء وحدتِ عالمِ اسلامی کے لئے ایک مفید اور کامیاب کوشش ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے حلقہ کو وسیع کیا جائے۔

عربی حصہ اور عربی عبارتوں میں مطبعی تساہل کے نمونے زیادہ ہیں یہ تساہل قرآن مجید کی عبارتوں میں خاصا گراں گذرتا ہے، ذیل میں ہم اشارۃً کچھ فروگذاشتیں بیان کرتے ہیں؛

شمارہ اوّل کے عربی حصہ میں:۔۔۔ صفحہ ۳۰ پر آیت قرآنی اعداء کے بجائے اعلاء لکھا گیا ہے۔ اسی طرح ف سے حفرۃ کے بجائے ض سے حضرۃ ہے۔

حصہ انگریزی میں:۔۔۔ صفحہ ۲۳ پر لا یتخذ المؤمنون کے بجائے لا تتخذ المومنون ہے۔ اور اسی آیت میں فلیس من اللہ فی شئی میں سے فی غائب ہے۔ صفحہ ۲۰ پر ان اکرمکم کے بجائے ان اکومکم ہے۔

دوسرے شمارہ میں صفحہ اوّل پر:۔۔۔ لدکتور محمّد رفیع میں للدکتور بہتر ہے۔ حکیمیا کی بجائے حکیما کافی ہے۔ فان التمرین ھی خطوۃ ھامۃ میں "ھی" کے بجائے "ھو" ہونا چاہیئے۔ "مظاھر الطبیۃ" کو "مظاھر الطبیعۃ" ہونا چاہیئے۔ صفحہ ۵ پر احدھما طاھر" "وآخر نجس" میں "والآخر نجس" انسب ہے۔

مادہ "خلب" کا استعمال پہلے مقالہ میں بکثرت کیا گیا ہے، ذات باری تعالیٰ کے عقیدہ یا حق کی قوی اور پُرکشش تاثیر کے لئے اختلاب یا خلاب کا استعمال محل غور ہے یہ الفاظ ظاہری پُرفریب حُسن کی کشش کے لئے تو مناسب ہیں لیکن ایسے سنجیدہ ومتین اور مقدس و پُرعظمت معنی کے اظہار کے لئے غیر موزوں ہیں۔ صفحہ ۴ پر "حیوان حی" کی ترکیب جب کہ حیوان کے معنی ہی جانور ہیں جس میں جان موجود ہوتی ہے تو "زندہ جانور" تکلف ہے۔

بہرحال یہ معمولی خامیاں اس کوشش کی عظمت وافادیت میں کوئی نقص نہیں پیدا کرتیں، ہمیں اُمید ہے کہ آئندہ شمارے ان سے بھی تا حدِ امکان پاک رہیں گے۔

(عبدالرحمٰن طاہر سورتی)